پھر ادھر ٹہلے ادھر ٹہلے گھڑی کو دیکھ کے

اپنے کھے سے کہا کم سون ان سے کرا دے

پھر کہا یو آر کنڈیکٹ ہٹ ہٹ تو ہولڈ مین

تم کو اپنی ووٹ کیسے دے گا صاحب اولڈ مین

زبان وبیان کی اس خصوصیت سے قطع نظر ظریف لکھنوی کی ظریفانہ شاعری کو ان کی اصلاح پسندی اور ماضی پرستی نے نقصان بھی پہنچایا ہے ـــــ دراصل اصلاح پسندی اور ظریفانہ تنقید مین بعد القطبین ہے ۔ اصلاح کی روش سنجیدگی کے خار زار سے ہو کر نکلتی اور اپنے رہرو کو اس شدت سے سنجیدگی مین لپیٹ لینا چاہتی ہے کہ وہ رد عمل پر آمادہ ہو جاتا ہے ۔ اس کے برعکس ظریفانہ تنقید مخاطب کو ہنسی کھیل مین حیات کے ناسورون کی طرف متوجہ کرتی ہے اور نتیجۃ" اصلاح کی بہ نسبت زیادہ کامیاب ہوتی ہے ۔ ظریف لکھنوی نے جہان کہین اپنے ظریفانہ انداز کو تج کر یہ اصلاحی رنگ اختیار کرنا چاہا وہین ان کے ہان نہ وہ بےساختگی باقی رہی اور نہ ناظر کی دلچسپی ہی قائم رہ سکی اور یون ان کے اس اصلاحی رحجان نے ان کی ظرافت اور نتیجۃ" ان کے مقصد کو نقصان پہنچایا [1]۔

---

۱ ۔ اس ضمن مین مجتبیٰ حسین کے یہ الفاظ بھی قابل غور ہین :-

"ان (ظریف) کی شاعری مین ایسے رحجانات ملتے ہین جو ماضی کی مردہ روایات کو عزیز رکھنے پر مصر ہین ۔ ظریف کے کلام مین ہمین معاشرے کے ان ہی معائب اور محاسن پر تنقید ملتی ہے جو سطح پر نمایان ہو چکے ہین ۔ انہون نے گہری نظر سے ان تمام عناصر کا جائزہ نہین لیا جو نظام زندگی کو بہتر بنا

(باقی حاشیہ صفحہ ۱۱۳ پر ملاحظہ فرمائین)